احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 دسمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 11 دسمبر 2013ء 7 صفر 1435 ہجری 11 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 280

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خداتعالیٰ کی دوستی

دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی پکی کرتا ہے تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو تو وہ بھی ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا، تو کیا خداتعالیٰ کی وفا چور کے برابر بھی نہیں۔ خداتعالیٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیاداروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیاداروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیادار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر خداتعالیٰ کے تعلقات پکے ہیں۔ جو شخص خداتعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خداتعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔ خداتعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خداتعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے۔ آگے خداتعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 506)

ایمان باللہ اور کائنات

ڈاکٹر انڈریو کان دے۔ ماہر عضویات لکھتا ہے:

کیا خدا ہے؟ یقیناً ہے! مجھے اس کے وجود کا اتنا ہی محکم یقین ہے، جتنا کہ اس کائنات کی دوسری حقیقتوں کا یقین ہے۔ میں جس قدر وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ہوں اور دنیا میں موجود ہوں۔ اس سے کہیں زیادہ وثوق کے ساتھ خدا کے وجود کا دعویٰ کر سکتا ہوں۔ ایمان باللہ ہی سے اس کائنات کے وجود کی صحیح تعبیر و توجیہہ کی جاسکتی ہے اسی کے ذریعے انسانی ذہن میں یہ خیال راسخ ہوتا ہے کہ انسان اپنی ایک مستقل شخصیت رکھتا ہے، محض مادہ اور قوت کا پیکر نہیں ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ نوعِ بشر کے سارے ارکان فطرت کے اعتبار سے برابر اور ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ اُخوت میں مربوط ہیں۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 269، مرتبہ جان کلوورا مونزما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

ایم ٹی اے دکھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ اس وقت بات کرنی چاہئے جب دل بات سننے کی طرف مائل ہو۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کے اپنے رابطے بڑھائیں۔ مستقل مزاجی ہو، ایک تسلسل ہو تو جب ہو جب ہی پتا لگے گا کہ کس وقت کسی کے دل میں کیا کیفیت ہے۔ پھر ایم ٹی اے پہ لایا جا سکتا ہے، مختلف پروگرام دکھائے جائیں، مختلف وقتوں میں آتے ہیں کسی وقت کوئی پروگرام پسند آ سکتا ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد 2 صفحہ 727)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خداتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

اداریہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

13 کا ہندسہ یورپ اور امریکہ کے کثیر علاقوں میں منحوس سمجھا جاتا ہے بعض جگہ ترتیب میں 13 کا ہندسہ الاٹ نہیں کرتے۔ 12 کے بعد 14 کا ہندسہ آجاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی برکت سے یورپ کے اس توہم کو بھی دور کرکے باعث برکت بنا دیا۔

اس دور کے رہنما اور پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کے لئے عظیم برکتوں کا دروازہ کھولنے والا وجود **13 فروری** 1835 کو پیدا ہوا۔ اور اس کی جماعت میں بھی بہتیرے ایسے واقعات ہیں جو 13 کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور خوشیوں کا باعث بنے۔ مثال کے طور پر۔

☆**1913**ء میں انگلستان میں جماعت احمدیہ کا بیج بویا گیا۔

☆**1913**ء میں ہی بنگلہ دیش میں جماعت کی ابتداء ہوئی۔

☆**1913**ء میں الفضل کا آغاز ہوا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تینوں پودے خوب پھل پھول رہے ہیں۔ اور اپنی سوویں سالگرہ منا رہے ہیں۔

کیا ہی بابرکت امر ہے کہ 2008ء میں جماعت احمدیہ نے خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی اور اب مختلف اداروں کی جوبلی کا آغاز ہو چکا ہے۔

انگلستان کی جماعت تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ میں کارہائے نمایاں انجام دے کر خدا کے فضلوں کا شکر ادا کر رہی ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعت بھی کسی سے پیچھے نہیں۔

الفضل کی جس کونپل کا آغاز **1913**ء میں ہوا تھا اور نہایت کسمپرسی کے عالم میں ہوا تھا اب وہ ساری پابندیوں اور مشکلات کے باوجود دنیا کے چپے چپے پر پہنچتا ہے۔ برقی لہروں پر سفر کرتا ہے اور خلافت احمدیہ کی آواز بن کر ساری دنیا میں گونج رہا ہے۔

2013ء میں جماعت نیوزی لینڈ اپنی سلور جوبلی منا رہی ہے اور پہلی بیت الذکر بیت المقیت تعمیر کرنے کی توفیق پائی ہے۔

پس درحقیقت سارے ہندسے اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں کسی میں کوئی ذاتی خوبی نہیں۔ جس کو خدا برکت سے بھر دے اور جس میں انسان نیکی کی توفیق پائے وہی باعث رحمت ہے۔

ہمارے دین نے ہمیں تو توہم نہیں سکھایا۔ خدا کا رحم اور فضل مانگنا سکھایا ہے اگر اس کی روشنی میں کوئی آگے بڑھتا رہے تو ہر مشکل حل ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے یہی نسخہ سکھایا۔

آپ نے **1913**ء کا اپنا ایک رویا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے رؤیا دیکھا کہ میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں۔ ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تمہیں پتہ ہے یہ رستہ بڑا خطرناک ہے اس میں بڑے مصائب اور ڈراؤنے نظارے ہیں ایسا نہ ہو تم ان سے متاثر ہو جاؤ اور منزل پر پہنچنے سے رہ جاؤ اور پھر کہا کہ میں تمہیں ایسا طریق بتاؤں جس سے تم محفوظ رہو۔ میں نے کہا۔ ہاں بتاؤ اس پر اس نے کہا کہ بہت سے بھیانک نظارے ہوں گے مگر تم ادھر ادھر نہ دیکھنا اور نہ ان کی طرف متوجہ ہونا بلکہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ   خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کہتے ہوئے سیدھے چلے جانا ان کی غرض یہ ہوگی کہ تم ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اگر تم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہ جاؤ گے اس لئے اپنے کام میں لگ جاؤ چنانچہ میں جب چلا تو میں نے دیکھا کہ نہایت اندھیرا اور گھنا جنگل ہے اور ڈر اور خوف کے بہت سے سامان جمع تھے اور جنگل بالکل سنسان تھا۔ جب میں ایک خاص مقام پر پہنچا جو بہت ہی بھیانک تھا تو بعض لوگ آئے اور مجھے تنگ کرنا شروع کیا تب مجھے معاً خیال آیا کہ فرشتہ نے مجھے کہا تھا کہ ''خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ'' کہتے ہوئے چلے جانا اس پر میں نے بلند آواز سے یہ فقرہ کہنا شروع کیا اور وہ لوگ چلے گئے اس کے بعد پھر پہلے سے بھی خطرناک راستہ آیا اور پہلے سے بھی زیادہ بھیانک شکلیں نظر آنے لگیں حتیٰ کہ بعض سر کٹے ہوئے جن کے ساتھ دھڑ نہ تھے ہوا میں معلق میرے سامنے آئے اور طرح طرح کی شکلیں بناتے اور منہ چڑاتے اور چھیڑتے۔ مجھے غصہ آیا لیکن معاً فرشتہ کی نصیحت یاد آجاتی اور میں پہلے سے بھی بلند آواز سے ''خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ'' کہنے لگتا۔ اور پھر وہ نظارہ بدل جاتا۔ یہاں تک کہ سب بلائیں دور ہو گئیں۔ اور میں منزل مقصود پر خیریت سے پہنچ گیا......

اس دن سے جب میں کوئی مضمون لکھتا ہوں تو اس کے اوپر ''خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ'' ضرور لکھتا ہوں۔''

(الفضل 17/اپریل 1935ء صفحہ 6-5)

مشعل راہ

خدا پر سچا ایمان ہو تو مشکلات دنیا سے نجات ملتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پر خار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہے، لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لیے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی جو ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں۔ وہ بیشک آرام پاتے ہیں ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مر گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہیے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟

دنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراط مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ ایک فقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش و خرم کھیلتا کودتا جا رہا تھا۔ کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہو جائیں وہ خوش ہوتا ہے کہ نہیں؟ سوار نے کہا کہ تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں؟ اس نے کہا کہ جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مرادیں پوری ہو گئیں۔ بات بالکل ٹھیک ہے۔ انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصول مراد کے ساتھ یا ترک مراد کے ساتھ اور ان میں سہل طریق ترک مراد کا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کی زندگی تلخ ہے بجز اس کے جو اس دنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بادشاہوں نے بھی ان تلخیوں اور ناکامیوں سے عاجز آکر خودکشی کر لی ہے۔''

''دنیا کی لذت خارش کی طرح ہے۔ ابتداء لذت آتی ہے۔ پھر جب کھجلاتا رہتا ہے تو زخم ہو کر اس میں سے خون نکل آتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ ناسُور کی طرح بن جاتا ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ گھر بہت ہی ناپائیدار اور بے حقیقت ہے۔ مجھے کئی بار خیال آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی مردے کو اختیار دیدے کہ وہ پھر دنیا میں چلا جاوے تو وہ یقیناً توبہ کر اُٹھے کہ میں اس دنیا سے باز آیا۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلاتِ دنیا سے نجات پا سکتا ہے، کیونکہ وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہوگا۔ اگر تھک جاوے گا تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بدظن ہو کر سلب ایمان کر بیٹھے گا۔ مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جاوے کہ تو اس زمین کو کھود۔ خزانہ نکلے گا مگر وہ دو چار پانچ ہاتھ کھودنے کے بعد اُسے چھوڑ دے اور دیکھے کہ خزانہ نہیں نکلا تو وہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے گا بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دے گا حالانکہ یہ اس کی اپنی کمزوری اور غلطی ہے جو اُس نے پورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے تو اپنی نامرادی کو اپنی سستی اور غفلت پر تو حمل نہیں کرتا، بلکہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور آخر بے ایمان ہو جاتا ہے اور آخر دہریہ ہو کر مرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 16 تا 18)

دنیا کا سب سے چھوٹا ملک

دنیا کا سب سے چھوٹا ملک ویٹی کن سٹی ہے جسے ہولی سی (Holy See) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عیسائیوں کی مقدس جگہ اور پوپ کی رہائش گاہ ہے۔ ویٹی کن اٹلی کے دارالحکومت روم کے اندر واقع ہے جسے 11 فروری 1929ء کو ایک علیحدہ ملک کی حیثیت دی گئی۔ اس کا رقبہ صرف 44 ہیکٹر (109/ایکڑ) ہے۔ آبادی صرف ایک ہزار ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب معاون خاص افسر جلسہ سالانہ یوکے

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ یوکے 2013ء

حدیقۃ المہدی میں عارضی شہر کا قیام اور ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب

(قسط دوم)

گیسٹ ہاؤس کے قریب سے گزرتے ہوئے چوہدری صاحب نے عرض کی حضور گیسٹ ہاؤس ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا یہاں کون ہے گیسٹ ہاؤس میں؟ مکرم چوہدری صاحب نے عرض کی کہ ابھی کوئی نہیں ہے، ریزرو رکھنے کا ارشاد ہے۔ حضور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

پھر حضور انور نے اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے فرمایا بس باقی کام تو حدیقۃ المہدی میں ہے۔ یہاں اور تو کچھ نہیں Hygiene والے کھڑے ہیں، ٹائلٹس دکھانے ہونگے، گھوڑوں کی گراؤنڈ دکھانی ہوگی اور تو کچھ نہیں؟ اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے۔

حدیقۃ المہدی

حضور انور کے قیام گاہ سے باہر تشریف لانے پر قافلہ 5:23 پر اسلام آباد سے روانہ ہو کر 5:56 پر حدیقۃ المہدی پہنچا۔

حضور انور کی رہائش گاہ کے سامنے قافلہ کی گاڑیوں کو پارک کیا گیا۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور پھر 6:04 پر حدیقۃ المہدی کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مکرم ناصر خان صاحب افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مکرم عمران احمد چغتائی صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یہ سائیٹ کے سارے انتظامات کے انچارج تھے اور معائنہ میں یہ لیڈ کریں گے۔ مکرم عمران چغتائی صاحب نے اسی اثناء میں حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

مکرم ناصر خان صاحب افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ قافلہ کے حدیقۃ المہدی پہنچنے سے کچھ دیر قبل ایک خاتون مین روڈ پر بڑی تیزی سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے آ رہی تھی۔ جب وہ ہمارے گیٹ 1 کے سامنے پہنچی تو اس کی گاڑی کنٹرول سے باہر ہوگئی اور اس نے گاڑی ہمارے گیٹ میں ماردی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کون تھی، انگریز تھی؟ مکرم خان صاحب نے عرض کی کہ انگریز خاتون تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہ ٹھیک ہے؟ خان صاحب نے بتایا کہ وہ ٹھیک ہے لیکن اس کی گاڑی گیٹ کے سامنے گڑھے میں گرگئی ہے۔

اسی دوران حضور انور معائنہ فرماتے ہوئے مینٹی نینس کی ٹیم کے قریب سے گزرے تو مکرم ناصر خان صاحب نے اس ٹیم کا تعارف کروایا اور بتایا کہ مکرم پیر بشارت صاحب نائب افسر اس ٹیم کے انچارج تھے۔

پاٹ واشنگ کے بان (سٹور) کی عقبی جانب سے گزرتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے بتایا کہ یہ پاٹ واشنگ کا ایریا ہے، سامنے کی طرف سے حضور اس کا معائنہ فرماسکیں گے۔ نیز بتایا کہ پاٹ واشنگ والی مشین بھی جرمنی سے آگئی ہے، جس کا حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا۔

اکاموڈیشن

حضور انور قیام گاہوں کے سٹور کے اندر تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ اکاموڈیشن چھوٹی کیوں ہوگئی ہے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ یہ رہائشی سامان کی سپلائی کا سٹور ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا اکاموڈیشن کا آفس بنایا ہے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی جی نیز بتایا کہ سٹور سامان سے بھرا ہوا تھا لیکن چونکہ اب گدے وغیرہ خیموں میں لگ گئے ہیں اس لئے خالی ہو گیا ہے۔ مکرم حسن خان صاحب ناظم اکاموڈیشن نے بتایا کہ اس سٹور کے درمیان میں چھت ڈال کر اسے گزشتہ سال کی نسبت ڈبل کر دیا ہے، جس سے سامان رکھنے کی گنجائش بڑھ گئی ہے۔

سٹور میں ایک طرف خوبصورتی سے ایک بستر بنا کر اس پر لحاف وغیرہ رکھا ہوا تھا، اسے دیکھ کر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ Display Room ہے؟ ناظم صاحب نے عرض کی جی حضور۔ حضور نے فرمایا جو آئے پہلے لیٹے پھر سامان لے کر جائے۔

پاٹ واشنگ

پھر حضور پاٹ واشنگ ایریا میں تشریف لے گئے جہاں مشین اور جٹ واش کے ساتھ برتنوں کی دھلائی حضور انور نے ملاحظہ فرمائی۔ ناظم پاٹ واشنگ مکرم نثار آرچرڈ صاحب (جو یوکے کی نیشنل عاملہ کے حالیہ انتخابات میں سیکرٹری تربیت منتخب ہوئے تھے) کو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ساتھ تھوڑی تھوڑی تربیت کی ٹریننگ بھی کرتے رہیں۔ نثار صاحب نے عرض کی جی حضور وہ تو ہمیشہ جاری ہے۔ اس کے بعد جرمنی سے آئے ایک خادم مکرم عطاء المنان حق صاحب نے مشین کے فنکشن اور اس کی انسٹالیشن کے بارہ میں تفصیل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ اسی اثناء میں ایک دیگ جو مشین پر دھلی تھی اس کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کی واشنگ مکمل ہوگئی ہے؟ عرض کرنے پر کہ مکمل ہوگئی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ صابن وغیرہ تو اندر نہیں لگا رہا؟ بتایا گیا کہ بالکل صاف ہوگئی ہے۔ پھر حضور انور نے خود اس دیگ کا اچھی طرح معائنہ فرمایا۔

جٹ واش سسٹم کے بارہ میں دریافت فرمانے پر مکرم ناصر خان صاحب نے بتایا کہ حضور یہ بیک اپ کے طور پر ساتھ رکھا ہوا ہے۔

روٹی پلانٹ

اس کے بعد حضور روٹی پلانٹ والے ایریا میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضور انور کی ہدایات پر کراچی پاکستان کے ایک احمدی صنعت کار مکرم حیدرالدین صاحب ٹیپو نے لبنان سے جدید طرز کا روٹی پلانٹ لاکر انسٹال کیا تھا اور اب ایک ٹیم انہی کی نگرانی میں اس روٹی پلانٹ کو چلا رہی تھی۔ مکرم ٹیپو صاحب نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

حضور انور نے روٹی پلانٹ کے گرد دو چکر لگائے اس کے تمام فنکشن کو ملاحظہ فرمایا، آٹا گوندھائی اور روٹی تیار ہونے کے تمام مراحل کا بغور جائزہ لیا۔ مختلف جگہوں پر روٹی کو چیک کیا اور اس بارہ میں مکرم حیدرالدین صاحب ٹیپو اور وہاں کام کرنے والے کارکنان سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔

حضور نے دریافت فرمایا کہ پیڑے کا سائز چھوٹا کیوں کر دیا ہے؟ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور پیڑا تو اتنا ہی ہے لیکن آٹے میں پانی کی مقدار کو کم کیا ہے تاکہ مشین کی سپیڈ تیز کی جاسکے۔ حضور انور نے فرمایا یہ روٹی تو لوگ زیادہ کھائیں گے، وہی سائز رہنے دینا تھا جو پہلے تھا۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور پلانٹ آٹھ ہزار فی گھنٹہ سے زیادہ روٹی تیار کر رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پلانٹ آٹھ ہزار فی گھنٹہ تیار کرے گا اور لوگ کھائیں گے دس ہزار فی گھنٹہ۔ جو سائز میں نے دیا تھا وہ تین روٹیاں کھائیں گے اور یہ کھائیں گے چار۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور نے جو روٹی کا سائز پسند فرمایا تھا وہ ساڑھے آٹھ انچ ہے لیکن روٹی رکھنے والے کریٹ کا سائز چونکہ چوبیس انچ ہے اس لئے ہمیں آدھا انچ روٹی کو چھوٹا کرنا پڑا ہے تاکہ ایک کریٹ میں تین سو روٹی آجائے۔ حضور انور نے فرمایا چھ سو یا آٹھ سو کا مجھے نہیں پتہ، مجھے تو یہ پتہ ہے کہ اس سائز کی روٹی کا وزن اس سے کم ہے جو اس دن میں دیکھ کر گیا تھا۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور میں روٹی کا سائز اور وزن ابھی بڑھا دیتا ہوں۔ اس کے بعد مکرم ٹیپو صاحب نے آٹے کی تیاری کے بارہ میں بعض امور حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کئے۔

مشین کی روٹی تیار کرنے کی سپیڈ کے بارہ میں مکرم ٹیپو صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ جلسہ کے دنوں میں دس ہزار فی گھنٹہ کے حساب سے روٹی تیار کرنے کا پروگرام ہے۔ اس وقت روٹی پلانٹ 8430 فی گھنٹہ کی سپیڈ سے روٹی تیار کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میں نے مشین کی زائد گراریاں منگوائی ہیں جو میری اہلیہ جلسہ پر لے آئیں گی، ان کے لگانے سے سپیڈ اور بڑھ جائے گی اور میرا پروگرام ہے کہ جلسہ کے بعد بارہ ہزار روٹی فی گھنٹہ کے مطابق اس پلانٹ کو تیار کر کے جاؤں گا۔

روٹی پلانٹ کے ناظم مکرم سہیل چوہدری صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ یہ یہاں کے ناظم ہیں اور اپنی ٹیم کے ہمراہ ٹیپو صاحب سے کام سیکھ رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ اگلے سال یہ خود اس پلانٹ کو چلاسکیں۔

حضور انور نے وہاں خدمت کرنے والے بعض کارکنان سے بھی گفتگو فرمائی۔ ایک کارکن مکرم شاہ زیب سے فرمایا یہاں پیڑے نہیں بنانے پڑتے، جان چھٹ گئی، منہ پر آٹا نہیں پڑتا۔

حضور انور نے جامعہ احمدیہ یوکے کے ایک طالبعلم عزیزم عبدالمنان سے ازراہ شفقت دریافت فرمایا کہ تم مولوی ہو، تمہارا پیٹ کتنی روٹیوں سے بھر جائے گا دو سے یا تین سے؟ عزیز نے عرض کی حضور تین سے۔

حضور انور نے مکرم ٹیپو صاحب سے پیار کے اظہار میں مسکراتے ہوئے دریافت کیا کہ یوکے والوں سے مشین کے پیسے لئے ہیں کہ نہیں؟ مکرم ٹیپو صاحب نے پنجابی زبان میں عرض کی کہ حضور ان میں ساتھ ساتھ برکت پڑتی جارہی ہے۔

حضور انور نے ساتھ کھڑے مکرم ناصر خان صاحب افسر جلسہ سالانہ سے بھی اسی انداز میں فرمایا کہ ان کے پیسے دیتے کیوں نہیں؟ مکرم افسر صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے عرض کی کہ جب حضور مشین کے کام سے مطمئن ہو جائیں گے تو ٹیپو صاحب کو ان کے پیسے دیدیں گے۔ پھر عرض کی کہ حضور دراصل انہوں نے کہا ہی نہیں، جونہی ان کی طرف سے Invoice ملتی ہے ہم انہیں ان کی رقم ادا کر دیں گے۔ حضور انور نے پھر مسکراتے ہوئے ٹیپو صاحب سے فرمایا مطمئن ہونے کی بات نہیں، انہیں 10 فیصد زائد لگا کر Invoice دے دیں، اتنی محنت سے پلانٹ لگایا ہے۔ مکرم ٹیپو صاحب نے پنجابی میں ہی عرض کی کہ حضور اس

خدمت کی توفیق ملنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ میرے کاموں میں بہت برکت عطا فرما رہا ہے، کسی نہ کسی طریق سے عطا کرتا ہی چلا جا رہا ہے۔

روٹی پلانٹ سے باہر تشریف لاتے ہوئے روٹی پلانٹ والے سٹور میں ایک طرف پڑی ہوئی روٹیوں کو دیکھ کر حضور انور نے فرمایا، یہ روٹی رات کو کھلانے کے لئے تیار ہوئی ہے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی جی حضور۔

روٹی پلانٹ سے باہر تشریف لانے پر کچن کی طرف جاتے ہوئے عمومی کے کارکنان کے بارہ میں حضور انور کے دریافت کرنے پر مکرم ناصر خان صاحب نے بتایا کہ کچن اور روٹی پلانٹ کی عمومی کی ٹیم کے کارکنان ہیں۔

اسی طرح پاٹ واشنگ، روٹی پلانٹ اور کچن کو تیار کرنے والے احمدی بلڈرز مکرم یٰسین صاحب، مکرم محمد یامین صاحب، مکرم سردار احمد سلطان صاحب اور مکرم شاہد محمود صاحب بھی اپنی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ان تینوں حصوں کو آپس میں تقسیم کر کے بڑی محنت سے اپنے ذمہ کام مکمل کئے ہیں۔ حضور انور کی شفقت سے ان خدمت گاروں نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

حدیقۃ المہدی میں مستقل کچن

ضمناً یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ گزشتہ سالوں میں اسلام آباد میں لگے دو روٹی پلانٹوں پر روٹی تیار ہو کر مختلف قیام گاہوں میں پہنچائی جاتی تھی نیز جلسہ کی دیگر ضرورت پوری کرنے کے لئے بازار سے بھی پیٹا بریڈ خریدی جاتی تھی۔ اسی طرح سالن پہلے اسلام آباد میں تیار ہوتا رہا اور وہاں سے حدیقۃ المہدی پہنچایا جاتا تھا اور گزشتہ دو سالوں سے حدیقۃ المہدی میں ایک بڑی مارکی میں عارضی کچن تیار ہوتا رہا۔ لیکن امسال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجہ میں حضور انور کی خاص توجہ اور ہدایات سے یہ دونوں چیزیں حدیقۃ المہدی میں موجود ایک بارن (فارم والی زمینوں کے جانوروں کے چارہ وغیرہ نیز فارم کی دیگر مشینوں کو رکھنے کے لئے سٹور) میں مستقل طور پر تیار ہو گئے ہیں۔ بارن کے ایک حصہ میں روٹی پلانٹ اور دوسرے حصہ میں 120 چولہوں پر مشتمل مستقل کچن تیار ہو چکا ہے۔

کچن

روٹی پلانٹ کے معائنہ کے بعد حضور کچن میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کے کچن میں داخل ہوتے ہی وہاں موجود کارکنان نے نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند کرتے ہوئے حضور کے استقبال کی سعادت پائی۔ کچن کے مین دروازے پر ہیلتھ اینڈ سیفٹی اور فوڈ ہائی جین کی ٹیم کا تعارف مکرم ناصر خان صاحب نے کروایا۔ حضور انور نے کچن میں بعض کارکنان کو سرخ رنگ کی مخصوص جیکٹ میں دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ جو کھانا پکوائی کے انچارج بھی تھے نے عرض کی کہ یہ شعبہ فوڈ ٹرانسپورٹ کے کارکنان ہیں، جن کے ناظم مکرم انس بٹ صاحب ہیں۔

لنگر خانہ نمبر 1

مکرم رفیع شاہ صاحب ناظم لنگر نمبر 1 کو دیکھ کر حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا۔ ہاں جی رفیع صاحب سالن تو نہیں لگا ہوا ہاتھوں کو؟ انہوں نے عرض کی نہیں حضور اور پھر حضور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ پھر حضور نے فرمایا ٹھیک بن گئی ہے جگہ؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی جی حضور جگہ تو بہت اچھی بن گئی ہے لیکن ابھی کچھ کام ہو رہا ہے، کچھ Extractor fan فٹ ہونے والے ہیں، ہم نے ان کے بغیر کھانا بنانے کی کوشش کی تھی لیکن گرمی اتنی تھی کہ دو کارکنان بے ہوش ہو گئے۔

مکرم ناصر خان صاحب نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور چولہوں پر کینوپیز لگنے کی وجہ سے وہ گرمی کو روکنے کا باعث ہوئی ہیں اور ان کینوپیز کے فینز کی ڈیلوری کل ملی ہے اور آج معائنہ کی وجہ سے کام نہیں ہوا، کل انشاء اللہ یہ فین بھی ان کینوپیز میں فٹ ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کھڑکیاں کھول کر رکھی تھیں۔ پھر دریافت فرمایا کہ ویسے ایگزاسٹ فین کوئی نہیں لگا ہوا؟ مکرم خان صاحب نے عرض کی کہ حضور یہی ایگزاسٹ فین لگنے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح روٹی پلانٹ میں عام ایگزاسٹ فین لگے ہوئے ہیں، ویسے ہی ایک دو یہاں بھی لگوا دیتے۔ خان صاحب نے عرض کی کہ جی حضور وہ بھی لگوا دیتے ہیں۔

پھر حضور نے مکرم رفیع شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ روٹی پلانٹ آپ نے دیکھا ہے، کیسا لگا ہے؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ بہت اچھا ہے، وہ تو جتنے روٹی پلانٹ ہیں ان سب سے اچھا ہے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے از راہ مزاح فرمایا اچھا! سب بھی فیل ہو گئے؟

مکرم رفیع شاہ صاحب کے عرض کرنے پر کہ حضور ہم نے آلو گوشت بنایا ہے، حضور چیک فرما لیں۔ حضور چولہے پر رکھی دیگ کے قریب تشریف لے گئے۔ رفیع شاہ صاحب کے دیگ سے ڈھکنا ہٹانے پر حضور انور نے فرمایا ڈوری کہاں ہے؟ اور پھر دیگ میں سے سالن نکالا اور پھر فرمایا کہاں ہے روٹی؟ روٹی پیش کرنے پر فرمایا کونسی روٹی ہے، جو تازہ پک رہی ہے؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ جی حضور دس پندرہ منٹ پہلے جو پکی ہے۔ پھر فرمایا کیسا ہے آلو گلا ہوا ہے؟ لنگر نمبر 1 کے کارکن مکرم محمد اشرف جنہوں نے ڈوری پکڑی ہوئی تھی انہیں فرمایا مضبوطی سے پکڑیں اور پھر ان کے چہرہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اللہ رکھا کے بیٹے لگتے ہو۔ انہوں نے عرض کی جی۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا اسائلم کیا تھا، پاس ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی حضور۔ اس کے بعد حضور انور نے روٹی کے ایک نوالہ سے آلو کو توڑا اور ایک نوالہ تناول فرمایا۔ پھر اسی کارکن کو فرمایا کہ بوٹی کو ہاتھ سے توڑیں، بوٹی کچھ مشکل سے ٹوٹی تو فرمایا گلنے والی ہے۔ پھر فرمایا دم پر ہے؟ رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ جی حضور۔ پھر حضور نے چولہے پر پڑی دوسری دیگ کی بابت دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ مکرم رفیع شاہ صاحب نے عرض کی کہ یہ بھی آلو گوشت ہے۔ پھر حضور انور نے اس دیگ سے بھی سالن نکال کر چیک کیا اور اسے متبرک فرمایا۔

پھر مکرم رفیع شاہ صاحب نے زردہ کی ٹرے حضور انور کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور زردہ بھی بنایا تھا۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے تھوڑا سا زردہ لے کر چکھا اور فرمایا ٹھیک ہے، زردہ ٹھیک ہے۔

حضور انور کے وہاں سے روانہ ہونے پر مکرم ناصر خان صاحب نے مکرم ظہیر احمد صاحب جتوئی نائب افسر جلسہ سالانہ کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کی کہ کچن کا سارا پروجیکٹ ان کی نگرانی میں تیار ہوا ہے۔

لنگر خانہ نمبر 3

اسی دوران حضور انور لنگر نمبر 3 والے حصہ میں تشریف لے گئے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ حضور ریزرو 1 تبشیر کے مہمانوں کا سارا کھانا یہاں تیار ہوگا۔ وہاں موجود مکرم بشیر احمد صاحب بابر ناظم لنگر نمبر 3 نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ اور پھر حضور کے دریافت کرنے پر وہاں موجود کارکنان کے بارہ میں بتایا کہ ایک میرا بیٹا ہے، ایک بھانجا اور ایک بھتیجا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کچھ سیکھ لیا ہے انہوں نے؟ مکرم بشیر بابر صاحب نے عرض کی کہ گزشتہ دو تین سال سے یہاں کام کر رہے ہیں اور انہیں بچپن سے اس کام کا شوق ہے۔ پھر حضور نے ان بچوں سے پوچھا کہ وہ کس کلاس میں پڑھ رہے ہیں؟ جس پر انہوں نے اپنی اپنی کلاسوں کے بارہ میں بتایا۔

لنگر خانہ نمبر 2

لنگر نمبر 2 کے حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ وہاں عظیم خان صاحب مرحوم کی پرانی ٹیم کام کر رہی ہے اب اس ٹیم کے انچارج مکرم مظفر حسین صاحب ہیں۔ چنانچہ حضور از راہ شفقت لنگر نمبر 2 کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک کارکن نے حضور انور کے سامنے جلیبیوں کی ٹرے پیش کی، اسی اثناء میں ایک مکھی اڑ کر اس ٹرے پر آ بیٹھی۔ اسے دیکھ کر حضور نے از راہ مزاح فرمایا مکھیاں کھلانی ہیں لوگوں کو!

کچن کے اس حصہ میں مکرم مظفر حسین صاحب ناظم لنگر نمبر 2 نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ لنگر نمبر 2 کے کارکنان نے اپنے سابقہ ناظم مکرم عظیم خان صاحب مرحوم کے طریق کے مطابق ایک بڑا سا تازہ کیک وہاں رکھا ہوا تھا۔ حضور انور نے از راہ شفقت اس کیک کو کاٹا۔ اسی دوران پھر ایک مکھی کیک پر منڈلانے لگی تو حضور انور نے از راہ مزاح فرمایا مکھی کو زیادہ پسند ہے آپ کا کیک۔ کیک کاٹنے کے بعد حضور نے اسے متبرک کرتے ہوئے فرمایا کریم ہی کریم ہے اور پھر اس کے کچھ حصے پلیٹوں میں ڈالے۔

روٹی کا حساب

کچن سے نکل کر سپلائی کے سٹور کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے حضور انور نے مکرم حیدر الدین صاحب ٹیپو کو روٹی پلانٹ کے باہر کھڑے دیکھ کر فرمایا، کیوں ٹیپو صاحب یہ روٹی رات کو کھلانی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ جی حضور رات کو جو حضور کے ساتھ کارکنان کا کھانا ہے اس کے لئے تیار کی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کتنی؟ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت ستائیس ہزار روٹی پڑی ہے۔ حضور نے فرمایا ستائیس ہزار؟ ہزار آدمی ہے سارا۔ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور چار ہزار کارکنان ہیں۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور کل کے لئے بیت فضل اور بیت الفتوح بھی اسی میں سے جائے گی۔ ان کی کل کی ضرورت بھی آج پوری کر دی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کوئی حرج نہیں، میں نے 72 گھنٹے بعد بھی یہ روٹی کھائی ہے ٹھیک تھی۔ لیکن وہ جو پہلے دن والی تھی، جو بعد میں بنا کر بھیجی تھی وہ فضول تھی۔ پہلے دن والی روٹی Whole Meal کی تھی اسی آٹے کو استعمال کریں۔ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور وہی آٹا منگوالیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کتنا منگوایا ہے۔ خان صاحب نے عرض کی 30 ٹن۔ حضور انور نے فرمایا کہ 30 ٹن آٹے کا مطلب ہے کہ 560 ضرب 1000 یعنی پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روٹی۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ ایک کلو آٹے میں 22 روٹیاں بنتی ہیں۔ حضور نے فرمایا 22 روٹیاں کیسے بنتی ہیں؟ آپ کہتے ہیں 72 گرام کی روٹی ہے۔ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک کلوگرام

آٹا، 580 ملی لیٹر پانی، 2 فیصد تیل، نصف فیصد خمیر ایک فیصد نمک اور دو فیصد چینی سے ایک کلو گندھا ہوا آٹا تیار ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا مطلب ہے کہ ایک کلوگرام گندھے ہوئے آٹے سے 22 روٹیاں بنتی ہیں؟ مکرم ٹیپو صاحب نے عرض کی جی حضور۔

سپلائی سٹور

اسی دوران حضور گفتگو فرماتے ہوئے سپلائی کے سٹور میں پہنچ گئے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے مکرم فرید احمد صاحب ڈوگر ناظم تقسیم اشیاء سٹور، مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب ناظم سٹور اور مکرم فرحان عثمان صاحب ناظم سپلائی کا تعارف کروایا۔ حضور نے انہیں دیکھ کر فرمایا ماشاء اللہ سپلائی۔ پھر حضور نے وہاں معاونین سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ ایک چھوٹے بچے کے سلام عرض کرنے پر حضور انور نے از راہ شفقت اس کے گالوں پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور اس سے پوچھا تم بھی معاون ہو؟ اور پھر فرمایا کہ تم تو قریشی لگ رہے ہو۔ مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ میرا بڑا پوتا ہے۔ نیز ایک بچہ کے بارہ میں عرض کی یہ میرا چھوٹا پوتا ہے اور دو اور بچوں کی طرف اشارہ کر کے عرض کی کہ یہ دونواسے ہیں۔ حضور انور نے از راہ مزاح پنجابی کا محاورہ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ''اپی میں رجی پوجی اپی میرے بچے جین'' اور ساتھ فرمایا کہ سب یہیں اکٹھے ہوگئے ہیں۔

پھر مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب نے سٹور میں رکھے ہوئے سامان کے بارہ میں بتایا کہ فلاں جگہ فلاں سامان ہے اور فلاں جگہ فلاں سامان رکھا ہوا ہے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے قریشی عبدالرشید صاحب کی طرف اشارہ کر کے عرض کی کہ حضور یہ ہمارے سٹاک آڈیٹر ہیں۔

سٹور میں ایک جگہ پڑے ہوئے بڑے بنڈلوں کی طرف اشارہ کر کے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ پانی کے گلاس، چائے کے کپ اور کھانے کی پلیٹیں ہیں۔

سٹور کی بیرونی جانب لائن میں کھڑے کارکنان کے بارہ میں مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ یہ سب ہمارے الیکٹریشن ہیں۔ مکرم پیر بشارت صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ ان میں سے زیادہ تر کوالیفائیڈ الیکٹریشن ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا اور پھر ایک نوجوان کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ بھی کوالیفائیڈ ہے۔ اس نوجوان نے عرض کی کہ حضور ابھی یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں اور وہیں موجود ایک کارکن شاہد احمد صاحب (صوفی مٹھائی والے آف دارالنصر ربوہ کے پوتے) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ تو جلیبیاں کوالیفائیڈ ہے۔

ٹرانسپورٹ

ٹرانسپورٹ کے کارکنان کے پاس سے گزرتے ہوئے مکرم مقبول احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور نے فرمایا آپ تو ہوتے تھے کمیونیکیشن میں۔ انہوں نے عرض کی حضور وہ بھی ہے۔ وہاں کھڑے چند معاونین نے حضور سے مصافحہ کی سعادت پائی اور ان کے دیکھا دیکھی جب باقی معاونین بھی مصافحہ کے لئے آگے آنے شروع ہوگئے تو حضور انور نے فرمایا کہ ساروں کو سلام کرنا مشکل ہوگا اس لئے یہیں سے سٹاپ کرنا پڑے گا لہٰذا اب بس۔

مکرم مقبول احمد صاحب نے مکرم لطیف احمد خان صاحب آف ہنسلو کے بارہ میں عرض کی کہ خان صاحب کو اس دفعہ ناظم استقبال برائے ریز رو بنایا ہے۔ یہ تبشیر کے مہمانوں کو رسیو کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں مجھے ائیر پورٹ سے رپورٹیں آرہی ہیں۔

شٹل ایریا

شٹل ایریا میں لگی مارکی کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ شٹل ایریا ہے، واپسی کے لئے جب بسیں آتی ہیں تو لوگ یہاں انتظار کرتے ہیں۔ مکرم مقبول صاحب نے مزید بتایا کہ یہاں سے کنٹری مارکیٹ اور آلٹن سٹیشن کے لئے شٹل چلتی ہے۔ لندن کی بسوں کے بارہ میں حضور انور کے دریافت کرنے پر مکرم مقبول صاحب نے بتایا کہ لندن کے لئے کار پارک کے پاس بسوں کے لئے الگ جگہ بنائی گئی ہے۔ ان بسوں کو ان بسوں کے ساتھ مکس نہیں کرتے کیونکہ ان کے فکس اوقات ہیں۔ لیکن یہ شٹل سروس سارا دن چلتی ہے۔

کیمپنگ ایریا

کیمپنگ ایریا کے قریب سے گزرتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ پرائیویٹ ٹینٹس اور ہائر ٹینٹس ایریا ہے ان دونوں کو امسال اکٹھا کر دیا ہے اور ان کے ٹائلٹس اور شاورز بھی الگ ہی ہیں۔ جو مردوں اور عورتوں کے لئے Opposite Face میں الگ الگ ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا لوگ آگئے ہیں؟ مکرم ناصر خان صاحب نے ناظم پرائیویٹ ٹینٹ مکرم قیصر اقبال ہاشمی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضور تین ٹینٹ لگے ہیں اور لوگ ٹینٹ لگا کر چلے گئے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لائٹ وغیرہ کی سہولت ہے اندر؟ ناظم صاحب نے بتایا کہ فی الحال نہیں ہے کیونکہ وہ کہہ گئے ہیں کہ وہ کل یا پرسوں دوبارہ آئیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اچھا ٹینٹ لگا کر چلے گئے ہیں۔ پھر حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے دریافت فرمایا کہ ان ٹائلٹس شاورز کا ڈرین کہاں ڈالیں گے؟ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ یہ سب Cesspit میں جاتا ہے۔

ہائر ٹینٹس کے بارہ میں حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ یہ کیا ہے، پرائیویٹ قیام گاہ؟ مکرم ناصر خان صاحب نے بتایا کہ یہ وہ ٹینٹس ہیں جو لوگ ہم سے ہائر کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے۔ وہاں موجود کارکنان کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ سب معاون ہیں نیز ایک بچے کے بارہ میں ناظم سے دریافت فرمایا کہ وہ آپ کا بیٹا ہے مکرم ناظم صاحب نے عرض کی جی حضور۔

اسی دوران حضور نے از راہ شفقت خاکسار کے بارہ میں مکرم ناصر خان صاحب سے دریافت فرمایا کہ ظہیر صاحب ساتھ پھرتے ہیں، راؤنڈ کرتے ہیں؟ مکرم خان صاحب کے مثبت جواب پر فرمایا کہ ساتھ پھرتے ہیں پیٹ تو کم کوئی نہیں ہوا۔

قیام گاہوں کے لئے لگی مارکیاں دیکھ کر حضور انور نے محترم امیر صاحب یو کے کو فرمایا کہ کچھ عرصہ تک اور دو چار سو ایکٹر زمین لینی پڑنی ہے آپ کو یہاں۔

لجنہ قیام گاہ

لجنہ کی قیام گاہ کے معائنہ کے دوران ایک ٹرانسپیرنٹ مارکی لگی دیکھ کر حضور انور نے فرمایا یہ ٹرانسپیرنٹ مارکی کیوں ہے؟ مکرم عمران چغتائی صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ ان کا استقبالیہ ہے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ اس مرتبہ لجنہ کی قیام گاہ میں پکے دروازے لگا دیئے ہیں تا کہ سردی اندر نہ جائے۔ اسی طرح اندر لائننگ بھی لگانی ہے اور بچوں والی اور بڑی عمر کی خواتین والی مارکیوں میں ہیٹنگ کا بھی انتظام ہے۔

لجنہ ٹائلٹس کے پاس سے گزرتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور جس طرح گزشتہ سال مردوں کے لئے مارکی میں ٹائلٹس بنانے کا تجربہ کیا گیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا تھا، اسی طرح امسال خواتین کے لئے بھی ایسی ٹائلٹس تیار کی گئی ہیں۔

سکینگ کی مارکی

اسی دوران حضور لجنہ کی سکینگ کی مارکی میں پہنچ گئے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ چھوٹی چھوٹی مارکیاں کیسی ہیں؟ مکرمہ ڈاکٹر فریحہ صاحبہ نائب ناظمہ اعلیٰ نے عرض کیا کہ حضور ایک ضیافت کا سٹور ہے، ایک ورکرز کے ضیافت کی مارکی ہے اور تین بڑی ضیافت کی مارکیاں ہیں۔ حضور انور نے از راہ مزاح فرمایا جلسہ کوئی نہیں کرنا، کھاتے ہی رہنا ہے۔ پھر سکینگ کی مشین کے قریب سے گزرتے ہوئے کارکنہ سے دریافت فرمایا، ہاں سکینگ ٹھیک ہے؟ مکرمہ ڈاکٹر فریحہ صاحبہ نے عرض کی کہ امسال سکینگ کی ساری مارکی میں وڈن فلورنگ ہوئی ہے اس سے سکینگ کا انتظام بہت اچھا ہوگیا ہے۔ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ گزشتہ سالوں میں ہمیشہ شکایت ہوتی تھی کہ پش چیئر کا مسئلہ ہوتا ہے اور خواتین کے جوتوں کی ہیل وغیرہ بھی پھنس جاتی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں ایک وقت میں ڈیوٹی پر کتنی خواتین ہوں گی؟ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا کہ سکینگ پر ایک شفٹ میں 58 خواتین کی ڈیوٹی ہوگی۔ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ فلورنگ ہمارے خدام نے وقار عمل کے ذریعہ خود لگائی ہے۔ زمین کا کچھ لیول کروایا تھا۔

ایک موقعہ پر حضور نے استفسار فرمایا یہ ٹائلٹس ہیں؟ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے عرض کی کہ کیبنز ہیں۔ مکرم عمران چغتائی صاحب نے درستی کرتے ہوئے بتایا کہ ٹائلٹس ہیں۔ حضور انور نے فرمایا افسر جلسہ سالانہ صاحب Not well-informed۔ مکرم ناصر خان صاحب نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور مجھے اپنی ہوش نہیں، اصل میں نیند پوری نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا بہت سارے لوگوں کی نیند پوری نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا کہ آپ رات کو رکھا کریں ظہیر خان کو ڈیوٹی پر اور تین چار نائب افسران کو ایریے تقسیم کر دیں اور ان سے کام لیں۔ مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی حضور ظہیر خان صاحب تو میرے ساتھ ہی ہوتے ہیں اور نائب افسران کے بارہ میں عرض کیا کہ ان میں شعبہ جات تقسیم کئے ہوئے ہیں جن کی یہ نگرانی کرتے ہیں۔ ہمارے نو نائب افسران ہیں اور آٹھ نو شعبہ جات ہر ایک کے پاس ہیں اور اس طرح جلسہ سالانہ کا بوجھ آپس میں تقسیم کیا ہوا ہے۔

حضور انور نے مکرم ناصر خان صاحب سے فرمایا کہ چوہدری حمید اللہ صاحب آئے ہوئے تھے انہیں روٹی پلانٹ چلتے ہوئے دکھا دینا تھا، پھر فرمایا کہ چلیں جلسہ کے دنوں میں دیکھ لیں گے۔

کار پارکنگ

رجسٹریشن اور استقبالیہ کے دفاتر کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے حضور انور نے ناصر خان صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس کار پارکنگ میں کتنی گاڑیاں پارک ہوسکتی ہیں۔ مکرم خان صاحب

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد شریف خان صاحب

مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب

صادق صاحب بھی چلے گئے! یہ گھر ہی بے بقا ہے، آج تُو کل مَیں، باقی رہے نام اللہ کا!

دھیمی مربیانہ گفتگو اور صاف شفاف شخصیت، گہری دل میں اُتر جانے والی نظر، کم بول، تول اور بے دھڑک بول، واہ کیا مجاہد آدمی تھا!

کالج کی Nationalization کے بعد ہمیں کن کن طور واطوار کے 12 کے قریب پرنسپل صاحبان سے واسطہ پڑا، اب سوچتا ہوں، ہم جو تعلیم الاسلام کالج میں جاری وساری محبت وتوقیر کے ماحول کے عادی تھے، ہمارے لئے یہ کیسا کڑا وقت تھا۔ ہمیں شک اور تشویش ناک نظروں سے دیکھا جانے لگا تھا۔ ہر لمحہ، ہر دن ہماری نیک نیتی کا امتحان، ہم جو کالج چھٹی کے بعد شام گئے تک کالج میں ٹھہر کر کام کرنے کے عادی تھے، نوبت بہ این جا رسید، پیریڈ پڑھایا، سائیکل پر سوار یہ جا وہ جا۔ کالج میں مزید وقت ٹھہرنا اپنے پر شک سہیڑنا تھا ایک نادیدہ آنکھ پیچھا کرتی رہتی۔ کالج کا پرنسپل برائے نام، کھوجی کسی اور کی شہ پر کام کرتے، پڑھائی وغیرہ سے ان کا دور کا واسطہ نہیں تھا، بیچارا پرنسپل کرسی میں دبکا رہتا، باہر کیا ہو رہا ہے، اس کا کوئی سروکار نہ تھا، شاید کبھی کالج کا راؤنڈ لیا ہو، ایسا لگتا تھا کھلی ہوا میں نکلا تو گیا۔ ہم کالج میں اپنے دن گِنا کئے۔

سرگودھا سے ایک لحیم شحیم پرنسپل صبح ایکسپریس کے ذریعے کالج تشریف لاتے، موصوف کو منہ بگاڑ بگاڑ کر اپنے کپڑوں پر سے نظر گزارتے ہوئے بات کرنے کا شوق تھا اور اکثر Reader's Digest کا قاری ہونے کی ڈینگیں ہانکتے۔ ہم ان کی بچگانہ سوچ کو بادل نخواستہ سنا کرتے تھے۔

پیپلز پارٹی کے اوائل کا زمانہ تھا۔ ٹیڈی پنٹ، تنگ ٹو بوٹ، نوجوانوں میں لمبے وحید مرادی بالوں کے سٹائل کا دور تھا۔ غلام مصطفٰے کھر پنجاب کے گورنر تھے، سردیوں میں موصوف ٹی وی پر ایک کیمل کلر چادر کی بُکل مارے ہوئے نظر آتے، مشہور تھا یہ امریکن چادر باوجود ہلکی پھلکی ہونے کے بڑی گرم ہے۔ ایک دن اسی طرز کی چھوٹی سی چُنی نما چادری میں بُکل مارے موصوف کالج تشریف لائے۔ جو جاتا اِس چادری کی تعریف و توصیف سن کر آتا۔ اتفاقاً چوہدری صادق علی اور سلطان احمد کسی کام کے سلسلے میں ملنے گئے، صاحب نے حسبِ عادت اپنی چادر کی تعریف و توصیف کی صادق نے برجستہ کہا چوہدری صاحب یہ چھوٹی جئی چُنی کی پالا لاندی ہندی ایں! یہ سننا تھا کہ جناب پرنسپل آگ بگولا ہو گئے، صادق تمہیں بات کرنا نہیں آتی، میں تمہیں ٹرانسفر کروا دوں گا......وغیرہ۔ اور فوراً اس سلسلے میں دفتری کارروائی شروع کر وا دی۔ ہم سب پریشان! حضور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا، ارشاد ہوا۔ یہ خود ہی ذلیل ہوگا۔ موصوف نے صادق علی کی تین دفعہ ٹرانسفر کرانے کی کوشش کی، تینوں بار رک گئی، آخر لاہور سے سیکرٹری ایجوکیشن کو ملنے کا آرڈر پہنچا۔ وہاں کیا گزری، موصوف ہی راوی تھا: نو بجے سے چھٹی تک مجھے انتظار کرایا اور میں ذلیل و خوار باہر چپڑاسی کے ساتھ بیٹھا بلاوے کا منتظر رہا۔ ملاقات میں جھاڑ پڑی تم ربوہ میں صرف لوگوں کی ٹرانسفر کرواتے رہے ہو، یا کوئی اور بھی کام کرتے ہو! میری توبہ! اس جھٹکے نے موصوف کو زمین کر دیا!

صادق مرحوم کا باٹنی مضمون تھا، لیکچر بڑے جچے تُلے، دھیمے لہجے میں مرحوم پروفیسر میاں عطاالرحمٰن صاحب کی طرح دلنشین طریقے سے دیتے کہ طلباء کے لیئے follow کرنا، نوٹس لینا اور سمجھنا آسان ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صائب الرائے تھے۔ ایک دفعہ آپ کا قضاء میں لکھا ہوا فیصلہ کسی جج کے سامنے پیش ہوا، جج نے پوچھا صادق علی صاحب نے لاء کہاں سے پڑھا ہوا ہے، جب بتایا گیا کہ کالج میں باٹنی کے پروفیسر ہیں، کہنے لگا میں حیران ہوں فیصلے میں کوئی جھول نہیں۔

جلسہ سالانہ کے دوران گوشت سپلائی ایک کٹھن معاملہ ہوتا ہے، چوہدری صادق مرحوم نے یہ ڈیوٹی بڑی سمجھداری سے سالہا سال تک خوش اسلوبی سے نباہی اور کبھی مہمانوں کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ صادق کی ڈیوٹی جلسہ سے ماہ دو ماہ پہلے شروع ہو جاتی، قصائیوں کو ساتھ لے کر مویشی منڈیوں کا چکر لگاتے، اور صحت مند جانور خرید کر ٹرکوں کے ذریعے ربوہ پہنچاتے، اور ان کی ٹہل سیوا کرتے، پھر بڑے طریقے سے قصائیوں سے صاف ستھرا کام کرواتے۔ قصائیوں سے یہ سب کام حُسن تدبیر سے انجام پاتے۔ خدمتِ خلق کرتے ہوئے کئی دوست احباب آپ سے فرمائش کر کے بازار سے اچھا گوشت منگواتے۔ صادق صاحب بہت اچھے Cook تھے اکثر دوستوں کو دعوتوں میں خود کھانا پکا کر پیش کرتے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد 2007ء میں اپنے بچوں کے پاس آسٹریلیا منتقل ہو گئے۔ جہاں حضور کی ہدایت پر آپ کو صدر قضاء بورڈ آسٹریلیا مقرر کیا گیا اور اس طرح آسٹریلیا میں دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا اور یہ عہدہ آپ کی وفات تک قائم رہا۔

مرحوم 1963ء میں جب میں نے تعلیم الاسلام کالج جائن کیا، تھرڈ ائیر بی ایس سی کے طالب علم تھے۔ 1966ء سے 1999ء میری ریٹائرمنٹ تک میرے ہمکار رہے، ہمیشہ مجھ سے اور دوسرے ہمکار اساتذہ سے بہترین سلوک رہا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کا حامی وناصر ہو۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 5

نے عرض کی کہ ساڑھے چار ہزار کے قریب گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ پھر حضور نے کار پارکنگ والے فیلڈ کو دیکھتے ہوئے دریافت فرمایا، اس کے نیچے لینڈ ڈرین کی پائپنگ کی ہوئی ہے۔ خان صاحب نے اثبات میں جواب عرض کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا بہت فائدہ ہوا ہے اور زمین بہت جلد خشک ہو جاتی ہے، پانی ابھی تک سٹریم میں جا رہا ہے۔ حضور انور کی ہدایت پر اس سارے فیلڈ میں ہر بیس میٹر کے فاصلہ پر زیر زمین ڈرین کیلئے پائپ ڈالے گئے ہیں۔

رجسٹریشن اور استقبالیہ

رجسٹریشن اور استقبالیہ کے دفاتر کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے عرض کی کہ حضور امسال رجسٹریشن کے لئے بوتھ کا نیا تجربہ کیا گیا ہے۔ جو لوگ یہاں آ کر کارڈ بنوانا چاہیں گے، ان کے لئے ایک طرف عورتوں کا انتظام کیا گیا ہے اور دوسری طرف مردوں کا اور کارڈ بنوانے والا بوتھ کی کھڑکی سے تمام پراسیس مکمل کروا سکے گا۔ وہاں موجود مکرم مبشر مرزا صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم ناصر خان صاحب نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ یہ رجسٹریشن اور استقبالیہ کے انچارج ہیں۔ مکرم مبشر مرزا صاحب نے یہاں کے رجسٹریشن کے سارے پراسیس کی بابت تفصیل حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کی۔

بوتھ پر موجود ایک معاون عزیزم ابتسام احمد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہاں پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی حضور کالج میں۔ فرمایا کس ایئر میں ہو؟ اس نے عرض کی دوسرا سال ہے، آئی ٹی میں بی ٹیک کر رہا ہوں۔ ویسے وقف نو میں ہوں۔ حضور انور نے اس کے بوتھ پر رجسٹریشن کا سارا پراسیس ملاحظہ فرمایا اور پھر فرمایا تصویر تو تم سے پچھلے سال بنوالی تھی۔ (جاری ہے)

مشعل راہ

انسان کی روحانی خوبصورتی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’وہ مومن جو ...... اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ ہیں، بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں، اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں، جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ، ان کو حتیٰ الوسع اپنی پابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے، کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں، یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازعہ واقع ہو تو تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں ...... انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خط وخال ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملے سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ ’’لباس التقویٰ‘‘ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتیٰ الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 208)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد کے چار اطفال علیم احمد ولد مکرم محمد عرفان صاحب، مدثر احمد ولد مکرم محمد طفیل صاحب، شرجیل احمد ولد مکرم اختر حسین صاحب اور محمد آصف ولد مکرم مقصود احمد صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کی توفیق خاکسار کو عطا ہوئی۔ مورخہ 6 نومبر 2013ء کو بعد نماز فجر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم محمد رفیق صاحب زعیم مجلس انصاراللہ 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو کا نے بچوں سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت 646 گ۔ب ٹھٹھہ کالو کا نے دعا کروائی۔ یہ اطفال اب ترجمہ قرآن شروع کئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی سابق کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے منجھلے بیٹے مکرم طاہر احمد ملک صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ اور بہو مکرمہ آصفہ طاہر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی لبینہ طاہر واقفہ نو کے بعد مورخہ 23 نومبر 2013ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نجم السحر طاہر عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم عمران احمد صاحب پاکستان نیوی کراچی کی بھانجی اور خاکسار کے بھائی مکرم ملک سلطان احمد صاحب آف چک نمبر 168/171 شمالی منگلا ضلع سرگودھا حال کراچی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز دینی ودنیاوی حسنات ترقیات سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرمہ نصرت ارشد صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ دارالشکر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ نبیلہ ارشد صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان الٰہی صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ کو مورخہ 19 نومبر 2013ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطاء الباقی نام عطا کرتے ہوئے وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خوشی محمد صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد ارشد صاحب لندن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک، خادم دین، نافع الناس، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم گلزار احمد صاحب مورخہ 7۔اکتوبر 2013ء کو لمبی علالت کے بعد 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم رانا محمد سلیمان صاحب معلم سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور بچپن میں والدین کے سائے سے محروم ہو گئی تھیں بڑی بہادری سے چھوٹے بہن بھائیوں کی خود پرورش کی اور ان کی شادیاں کیں۔ باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتیں اپنی پانچ بچیوں کو خود قرآن مجید پڑھایا اور اس کے علاوہ ٹھٹھہ اعلیٰ سنگھ میں قیام کے دوران وہاں کئی غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دی اور ہمیشہ ہمسایوں سے اچھا سلوک کیا اور ان کے ہر دکھ سکھ میں شامل ہوتیں اور بھرپور تعاون کرتیں۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتیں اور ہمیشہ ان کی تکلیف کا خیال رکھتیں اور مریضوں کی تیمارداری اور ان کا خیال رکھنے میں سب سے آگے تھیں۔ مہمان نواز تھیں۔ لمبا عرصہ چک نمبر 646 گ ب کی صدر لجنہ اماء اللہ اور سیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے مکرم محمد ارشد صاحب مکینیکل انجینئر پاک آرمی، مکرم محمد امجد صاحب محکمہ تعلیم DTE، مکرم مدثر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، خاکسار، پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز ہمیں مرحومہ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عابدہ مالک ورک صاحبہ کیلگری کینیڈا 30 نومبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ کیلگری میں ادا کی گئی اور قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور خدا کے فضل سے بہت خدمت کرنے والی اور بہترین حسن اخلاق سے اپنے اور غیروں میں اچھی شہرت کی مالکہ تھیں۔ خاندان حضرت اقدس کی خواتین مبارکہ سے گہرا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کی شیدائی، نمازوں کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، خدمت گزار اور خداترس خاتون تھیں، گھریلو ملازمین اور غربا پر دل کھول کر خرچ کیا کرتی تھیں۔ جماعتی عہدیداروں کی خدمت اور انہیں اپنے گھر ٹھہرانے کو سعادت سمجھتی تھیں۔ بچوں کو نیک کاموں کی تلقین اور جماعت سے وابستگی اور خلافت کی اطاعت کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتی رہتی تھیں۔ مرحومہ نے خاوند مکرم چوہدری محمد مالک ورک صاحب کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم عدیل احمد ورک صاحب، مکرم نبیل احمد ورک صاحب سابق کارکن نصرت جہاں اکیڈمی، مکرم شکیل احمد ورک صاحب، مکرم فضیل احمد ورک صاحب، مکرم عقیل احمد ورک صاحب اور متعدد پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد مرزا صاحب سیلز آفیسر سٹیٹ لائف محلّہ باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ فوزیہ داؤد صاحبہ 31۔اکتوبر 2013ء کو بعمر 38 سال ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب بیت الذکر باب الابواب شرقی میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی ڈاکٹر صاحب نے ہی کروائی۔ مرحومہ ملنسار، خوش اخلاق اور ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ غریب پروری، ضرورت مندوں کا خیال اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھیں ان کے گھر ملنے والی خواتین بچوں سے بھرا رہتا اور ان کی خدمت بھی کرتی اور باہمی ہمدردی کے ساتھ لوگوں سے پیش آتیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جو کہ وقف نو کی تحریک میں شال ہیں اور دونوں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ مرحومہ ہائی بلڈ پریشر شوگر اور عارضہ قلب میں مبتلا تھیں چند سال قبل دل کا بائی پاس بھی کروایا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا خود حامی وناصر ہو۔ آمین

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

وصیت سیمینار

جماعت احمدیہ ناروے

وصیت سیمینار مورخہ یکم دسمبر 2013ء کو بیت النصر میں شام 4 بجے شروع ہوا۔ تلاوت وترجمہ کے بعد خاکسار سیکرٹری وصایا نے اردو اور نارویجین زبان میں وصیت کے قواعد وہدایات اور حضور انور کا نظام وصیت کے بارہ میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مولانا سید کمال یوسف صاحب نے نظام وصیت کی برکات، مکرم فیصل سہیل صاحب نے نارویجین زبان میں نظام وصیت کیا ہے اور مکرم چوہدری شاہد محمود صاحب کاہلوں مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ناروے نے نظام وصیت کے تقاضے کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد سوال وجواب کا پروگرام ہوا نظام وصیت کے بارہ میں احباب وخواتین نے تحریری سوالات بھجوائے۔ مکرم مربی صاحب جماعت احمدیہ ناروے اور خاکسار نے جواب دیئے۔ نارویجین میں رواں ترجمہ مکرم چوہدری ہارون صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ناروے نے کیا۔ آخر میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے نظام وصیت کی اہمیت بیان کی اور دعا کروائی۔ اجلاس میں مرد وخواتین کی کل حاضری 230 تھی۔ اجلاس کے بعد سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

انسانی حقوق کا لیڈر۔ نیلسن رولی ہلاہلا منڈیلا

(Nelson Rolihlahla Mandela)

نیلسن رولی ہلا ہلا منڈیلا 18 جولائی 1918ء کو جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئے۔آپ جنوبی افریقہ کے سابق اور پہلے سیاہ فام جمہوری منتخب صدر تھے۔ان کا دورصدارت 1994ء تا 1999ء ہے۔انہوں نے جنوبی افریقہ کوایک نیا آئین دیا جس کا اعلان 10 دسمبر 1996 کو کیا گیا۔ انہوں نے افریقی نیشنل کانگریس کی صدارت کے فرائض 1991ء تا 1997ء سرانجام دیئے۔وہ قانون کے طالبعلم تھے اور بعد میں ایک وکیل کے طور پر کام کرتے رہے۔

نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے کٹر مخالف تھے۔جنوبی افریقہ میں سیاہ فاموں سے برتے جانے والے نسلی امتیاز کے خلاف انہوں نے تحریک میں بھر پور حصہ لیا اور قید بامشقت بھی کاٹی۔وہ تقریباً 27 سال پابند سلاسل رہے،انہیں پہلے جزیرہ رابن پر قید رکھا گیا، پھر پالزمور جیل (Pollsmoor Prison) میں اور بعدہ وکٹر ورسٹر جیل (Victor Verster Prison) میں۔ 11 فروری 1990ء کو بین الاقوامی دباؤ کے نتیجہ میں ان کی رہائی عمل میں آئی اور انہوں نے اس تحریک کو خیر باد کہتے ہوئے مذاکرات کا راستہ اپنانے کا فیصلہ کیا، جس کے نتیجہ میں جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے مسئلہ کوسمجھنے اور حل کرنے میں مدد حاصل ہوئی۔یہ ایک ایسی کامیابی تھی کہ جس کی وجہ سے نیلسن منڈیلا دوست دشمن سب میں مقبول ہوگئے اور دنیا بھر سے پذیرائی حاصل کی۔1995ء میں انہوں نے اپنی سوانح حیات لکھی۔جنوبی افریقہ میں منڈیلا کو ''ماڈیبا'' اور''ٹاٹا'' یعنی باپ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جوایک اعزازی خطاب ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جنوبی افریقہ میں منڈیلا کواتنی عزت وتکریم حاصل ہے کہ انہیں قوم کا باپ سمجھا جاتا ہے۔1999ء میں صدارتی عہدہ سے سبکدوشی کے بعد انہوں نے سیاست کو خیر باد کہا اور نجی زندگی میں مصروف ہوگئے۔اسی سال انہوں نے ایک ''نیلسن منڈیلا فاؤنڈیشن'' قائم کی جس کا مقصد ایڈز کے بارے میں آگاہی دینا،غیر ترقی یافتہ علاقوں کی بہبودوترقی کے لیے کام اور سکولوں کے قیام کے لئے سرگرم عمل رہنا تھا۔ان امور کی سرانجام دہی کے لیے عطیات کی فراہمی ممکن بنانے کیلئے 2000ء میں ایک گولف ٹورنامنٹ (Nelson Mandela Invitational) کی بنیاد رکھی گئی۔نیلسن منڈیلا کوان کی خدمات کی بدولت 250 سے زائد انعامات سے نوازا گیا، جن میں سب سے قابل ذکر 1993ء کا نوبیل انعام برائے امن ہے۔اس کے علاوہ امریکہ کا صدارتی تمغہ امتیاز برائے آزادی (Presidential Medal of Freedom)،سوویت آڈر آف لینن (Order of Lenin)، بھارت رتنا (Bharat Ratna) وغیرہ امتیازات شامل ہیں۔

منڈیلا کو جنوبی افریقہ میں انتہائی عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔2002ء میں منڈیلا نے نیلسن منڈیلا اینوَل لیکچر کا آغاز کیا اور 2003ء میں آکسفورڈ میں ایک ادارہ Mandela Rhodes Foundation قائم کیا گیا جس کا مقصد افریقہ کے لوگوں کو پوسٹ گریجویٹ ڈگریز دینا تھا۔اس کے بعد منڈیلا نے ایک (Nelson Mandela Centre of Memory) قائم کیا، نیز ایچ آئی وی اور ایڈز کے بارے میں بہت سی تحریکات کی قیادت کی۔2004ء میں منڈیلا نے اپنی خرابی صحت کے باعث ان تمام سرگرمیوں کو خیر باد کہا۔2005ء میں انہوں نے (Nelson Mandela Legacy Trust) کی بنیادی رکھی جس کا مقصد افریقہ کے لیے مالی مدد کا حصول تھا۔ 2008ء میں منڈیلا کی 90ویں سالگرہ بڑے جوش وخروش سے منائی گئی اوراسی موقع پر ہائیڈ پارک لندن میں بھی پروگرام منعقد کیا گیا۔اس موقع پراپنی تقریر میں منڈیلا نے امیر لوگوں کو غریبوں کی مدد کی تحریک کی۔نومبر 2009ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 18 جولائی کو نیلسن منڈیلا کی دنیا میں امن وآزادی کے پرچار کے لیے کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ''یوم منڈیلا'' کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔دنیا کا یہ عظیم شخص مؤرخہ 5 دسمبر 2013ء کواس عالم سے 95 سال کی عمر میں کوچ کرگیا اور اپنے لاکھوں چاہنے والوں کوداغ مفارقت دے گیا۔

نوجوانوں کی اکثریت پریشان رہتی ہے

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ نوجوانوں کی اکثریت اپنی تعلیمی حاضری، پسند اور آزادی کے حوالے سے تحفظات اور ذمہ داریوں کے باعث پریشان رہتی ہے۔ محققین نے تحقیق کے دوران 8 سے 17 سال تک کی عمر کے 42 ہزار بچوں کے انٹرویوز لئے جس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ بچوں کی اکثریت اپنی تعلیمی حاضری، پسند اور آزادی کے حوالے سے تحفظات کے پیش نظر پریشانی کا شکار رہتی ہے جس سے ان کی نشوونما کے ساتھ ساتھ زندگی کے دوسرے پہلو بھی متاثر ہوتے ہیں۔اکثر بچے خواہش کرتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں جیسا لباس پہنیں، دوسروں جیسی زندگی بسر کریں لیکن ان کے پاس ایسے ذرائع نہیں ہوتے جس سے ان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ماہرین نے بتایا کہ بچوں کی اس طرح کی پریشانی انہیں احساس کمتری میں بھی مبتلا کرسکتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 جولائی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔دسمبر

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 دسمبر 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
2:00 am	جمہوریت سے انتہاپسندی تک
3:20 am	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
4:15 am	سوال وجواب
6:15 am	گلشن وقف نو
7:30 am	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے یکم اگست 2010ء
2:30 pm	سوال وجواب
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	آخری زمانہ کی علامات
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
قصیٰ روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

زیبائش کولیکشن کی چودھویں ششماہی نمائش
موسم سرما کے ملبوسات شادی بیاہ + پارٹی وئیر
کی زبردست کولیکشن
مورخہ 12 دسمبر بروز جمعرات صبح 10 سے شام 5 بجے
1/13 دارالعلوم غربی سلام
www.zebaishcollection.com
Facebook:zebaishcollection
047-6214282

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل:03336174313

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔
● نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

FR-10

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815